AL-AẒVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 34, Issue, 51 , 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan



خصائص النبوۃ اور معجزات کے بیان میں نواب صدیق حسن خانؒ کا منہج و اسلوب

The Methodology of Nawāb Siddīque Hasan Khān in the description of of Khasaīs Al-Nubuwah and Mu'jizāt

حافظ انتظار احمد*

عبد الغفار**

Abstract:

The Sīrah of the Holy Prophet (SAW) has always been considered an important branch of Islamic studies. Throughout the Islamic history Muslim scholars have been writing on this branch of Islamic studies in diversified way. In 19th century, Nawāb Siddīque Hasan Khān worked on Sīrah as minstrative work. He adopted a different style of writing comprehensively and briefly to describe Sīrah. For example, in the description of Al-Shamā'il-e-Nabī a magazine "Balūgh al-'Ullā bi Ma'rifat al-Hullā" he recollected primary sources of references. It is an ideal reference book. It has covered other topics like names and epithet of Holy Prophet SAW, migration incidents, Ghazawāt and Sirāya, virtue and miracles of Holy Prophet SAW. Specially, Nawāb Siddīque Hasan Khān opted the comical guise using intellectual paraphrases. In this article, it has been described of his such style of writings on Sīrah Al-Nabwīya. The coming lines are going to elaborate the aspects of Sīrah described by Nawāb Sahib.

Key Words: Nawab Siddīque Hasan Khan, Khasaīs Al-Nubuwah, Sīrah Writing

---

*اسسٹنٹ ریسرچ الاضواء، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، (نارووال کیمپس) پاکستان

محسن انسانیت فخر موجودات، سرور عالم رسول گرامی مرتبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اصل ایمان ہے۔ آپ کی کامل اطاعت و اتباع سنت ہی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ حیات انسانی کے انفرادی پہلوؤں اور اجتماعی و سیاسی اداروں کی تشکیل کے لیے نمونہ کمال فقط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت اور اتباع واطاعت کالازمی تقاضا ہے کہ آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے۔ آپ کے فضائل و شمائل سے قلبی نسبت پیدا کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ان اہم ترین اور سب سے قدیم موضوعات میں سرفہرست ہے جس نے اہل دل اور صاحبان قلم دونوں کے دامان خیال کو کھینچا ہے اور ہر ایک نے اپنے علمی ظرف، ذہنی رجحان اور فنی مذاج کے مطابق پہلے تو اپنا دامن طلب بھرا پھر دوسرے مشتاقان جمال نبوی کے قلب و سرور کا سامان کیا۔ ائمہ محدثین نے آپ کے اقوال و افعال و تقاریر کو فن حدیث کے زاویہ نگاہ سے دیکھا۔ مغازی نگاروں نے معرکہ ہائے نبوی کو سیرت کا ایک اہم ترین پہلو بنایا۔ ائمہ سیرت نے آپ کی زندگی کے ہر لمحہ تادم واپسیں ہر جزئےہ کو قلم بند کیا۔ نسب نگاروں نے جب اشراف کے انساب سے بحث کی تو حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سرنامہ بنادیا۔

ائمہ سیرت اور مورخین اسلام نے آپ کے دلائل و معجزات پر خصوصی توجہ دی اور ان تمام آیات و دلائل کو ضبط تحریر میں لائے جس سے آپ کی نبوت و رسالت کو ثابت کیا جائے۔ اس فن کو دلائل النبوۃ کا نام دیا گیا۔ الغرض حالات کی ضروریات اور علوم وفنون میں ارتقاء کی بناپر سیرت نگاری کے اسالیب میں بھی تنوع آتارہا۔ عموما درج ذیل تین اسالیب میں سیرت نگاروں نے اپنے فن پارے مرتب کیے۔

الف۔ زمانی ترتیب

ب۔ واقعاتی ترتیب

ج۔ موضوعاتی ترتیب

موضوعاتی حوالہ سے معجزات نبوی ہمیشہ سے مورخین اور محدثین کی دلچسپی کا مرکز رہے ہیں۔ کیوں کہ معجزات، نبوت و رسالت کے ثبوت کا اہم ذریعہ ہیں البتہ مورخین اسلام اور ائمہ محدثین کے انداز بیاں میں واضح فرق ضرور موجود رہا۔ اس موضوع پر مستقل تالیفات سامنے آئیں تو معجزات کے مختلف پہلووں اور بلاغی وادبی محاسن کے اظہار کے لیے ان کتب کے لیے ”اعلام البنوہ“ ، دلائل النبوہ“ ، ”خصائص النبوہ“ اور ”معجزات النبی“ جیسے مختلف نام رکھے گئے۔ ناموں کے اس تفاوت کے باوجود ان کتب کا بنیادی موضوع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے معجزات اور امتیازات وخصائص ہی رہا۔ بعد میں سیرت نگاری کے اس موضوع پر اہل علم نے علیحدہ سے تصانیف مرتب کیں اور ان مباحث پر تفصیل سے لکھا۔

انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے خاص انعامات سے نوازا جاتا ہے کیونکہ وہ حجۃ اللہ فی الارض ہوتے ہیں، دیگر مخلوقات سے علیحدہ شان وعظمت عطا کی جاتی ہے۔ متکلمین کی اصطلاح میں انبیاء کرام سے ظہور پذیر ہونے والے خارق عادت امور کو معجزہ کہتے ہیں۔ یہ معجزات انبیائے کرام کی شان نبوت کے مظہر ہوتے ہیں۔ معجزہ کے بارہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی لکھتے ہیں:

"وَهِی عِندنَا عبارة عَمّا قَصد بِه اظہار صدق من ادعی انّه رسُول اللّٰه"(۱)۔

"معجزہ سے ہمارے نزدیک وہ چیز مراد ہے جس سے اس شخص کی صداقت کا اظہار مقصود ہو جو یہ دعوی کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے"۔

معجزہ کی شرائط تحریر کرتے ہوئے علامہ نواب صدیق حسنؒ رقم طراز ہیں:

۱۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہو۔

۲۔ خارق عادت ہو۔

۳۔ اس کا معارضہ دشوار ہو۔

۴۔ رسول اور نبی کے ہاتھوں ظاہر ہو۔

۵۔ جس کے معجزہ ہونے کا دعوی کیا ہو اور معجزے کے طور پر پیش کیا ہو وہ اس کو جھٹلانے والا نہ ہو۔

۷۔ دعویٰ پر مقدم نہ ہو(۲)۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

وہ افعال جن کا صدور انبیاء سے ہو اور مقصود یہ ہو کہ وہ مبعوث من اللہ ہیں وہ تین عنوانات کے تحت درج کے جاسکتے ہیں:

۱۔ العلم: ماضی اور مستقبل کی غیبی خبریں جیسے عیسیٰ علیہ السلام کا بتانا کہ تم گھروں میں کیا کھاتے ہو اور کس چیز کو ذخیرہ کرتے ہو؟

۲۔ القدرۃ: معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کو عطا کی جانے والے قدرت کا مظہر بھی ہوتا ہے، گویا معجزہ میں قدرت الہیہ کا ظہار نبی کے ہاتھوں ہوتا ہے۔ جیسے عصا کا سانپ بن جانا، شق قمر، مردوں کا زندہ کرنا۔

۳۔ الغنی: انبیاء کرام ایسی بہت سی چیزوں سے بے نیاز ہوتے ہیں جو عامۃ الناس کی بنیادی ضرورت ہوتی ہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی حفاظت، صوم وصال (۳)۔

ان خارق عادت واقعات کے لیے معجزہ کا لفظ اس خاص معنی میں متکلمین کے ہاں ہی استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں ان امور کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ ان امور کے لے ے قرآنی تعبیرات درج ذیل ہیں۔

۱۔ آیت ۲۔ برہان ۳۔ بینہ

آیت:

کسی مقصود تک رسائی کے لے ے جس چیز کی طرف توجہ مبذول کی جائے وہ آیت ہے کیونکہ افعال نبوت مقات نبوت تک رسائی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس لے ے انہیں آیت کہا جاتا ہے۔ قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں:

"ایمان کی بات یہ ہے کہ 'کن فیکون' ارشاد کرنے والے کی طاقت اور قدرت انبیاء اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت میں ہوتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ کسی مقدس ہستی کا برگزیدہ بارگاہ ربانی ہونا عوام بھی ثابت کر دے تب اسی طاقت و قدرت کو انبیاء اللہ کے توسط سے ظاہر فرماتے ہے ں۔ اسی کو آیات الٰہی کہتے ہیں اور اسی کو معجزات کہا جاتا ہے۔"(۴)۔

برہان:

ایسی واضح دلیل جس کے بعد کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور کوئی امر گوشہ خلوت میں پنہاں نہ رہے۔ انبیاء کے خرق عادت واقعات کو برہان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حجت تامہ ہوتے ہیں۔ علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں:

"اِنّ اللّٰهَ تَعَالیٰ اعطٰی لکُلّ نَبیّ آیَة وَبُربَانًا لِيُقِيمَ بِه الحُجّة عَلى الأمّةِ وَ جَعَل نفس النَّبیّ عَلَيهِ السَّلاَم بُربَاناً مّنهُ" (۵)۔

"اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو آیت اور برہان عطا کی تاکہ اس کے ذریعہ وہ اپنی قوموں پر حجت قائم کریں اور انبیائے کرام میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو سراپا برہان بنایا ہے"۔

بینہ:

"بینہ" ایسی دلیل کو کہتے ہیں جس سے مدعی فریق ثانی کی بات کو باطل قرار دے سکے۔ چونکہ معجزات سے منکرین نبوت کے افکار باطل ہو جاتے ہیں اس لے ے ان کو بینہ کہا جاتا ہے۔ معجزات کے لے ے قرآن کریم میں بعض کے نزدیک الفرقان اور مبصرہ کے لفظ بھی استعمال ہوئے ہیں (۶)۔

کتب احادیث میں معجزات کے عنوانات:

محدثین نے اپنے ذوق کے مطابق مختلف عنوانات کے تحت معجزات کا ذکر کیا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ امام بخاریؒ نے "علامات النبوۃ فی الاسلام" کے عنوان سے معجزات کا ذکر کیا ہے(۷)۔

۲۔ امام مسلمؒ نے اپنی الصحیح میں اس کا عنوان "باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے(۸)۔

۳۔ محمد فواد عبد الباقی نے "باب فی معجزات النبی" کے عنوان سے آیات نقل کی ہیں(۹)۔

۴۔ امام ہیثمی نے "علامات النبوۃ" کے عنوان سے معجزات نقل کے ے ہیں(۰۱)۔

۵۔ احمد عبد الرحمن البنانے " ابواب ماایدہ اللہ بہ من المعجزات وخوارق العادات" میں معجزات نقل کے ے ہیں(۱۱)۔

۶۔ صاحب مشکوۃ المصابیح نے معجزات کے بیان کا آغاز "باب علامات النبوۃ" سے کیا ہے۔ مفتی احمد یار خان کے بقول: باب علامات النبوۃ میں اعلان نبوت سے پہلے اور بعد کے خوارق کے علاوہ گذشتہ آسمانی کتابوں میں آپ کا تذکرہ، جیسے عنوانات ہیں جبکہ معجزات کے باب میں صرف وہ عجائبات بیان ہوئے ہیں جو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اعلان نبوت کے بعد ظاہر ہوئے(۱۲)۔

۷۔ امام بغوی نے ان عنوان کے تحت معجزات کو جمع کیا ہے "باب ما خص به النبی من الآیات والکرامات" (۱۳)۔

۸۔ المسند الجامع کا عنوان "کتاب علامات النبوۃ وفضائل سید الاولین والآخرین ' ' ہے(۱۴)۔

۹۔ جامع الترمذی میں "باب فی آیات اثبات نبوۃ النبی" کا عنوان اختیار کیا گیا ہے۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ایسی روایات "ما اعطی اللہ تعالیٰ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے درج ہیں (۱۵)۔

علاوہ ازیں مختلف کتب احادیث میں کتاب الفتن کے باب میں بھی ایسی روایات ہیں جنہیں معجزات کی کتب میں نقل کیا گیا ہے۔

اس موضوع پر علماء سیر و محدثین کی مستقل تصانیف بھی ہیں۔

۱۔ علماء کے ایک گروہ نے اس موضوع کے لے ے "آیت" کی تعبیر اختیار کرتے ہوئے اپنی تصانیف کے نام اسی سے رکھے ہیں۔ مثلاً امام علی بن المدینی (م-۲۲۲ھ) کی کتاب آیات النبی۔ اسی طرح ابو الفضل شہاب

الدین، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، الآیات النیرات للخوارق المعجزات" لکھی۔ "الاحکام لسیاق ما لسیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من الآیات البینات الباہرات والاعلام" علی بن محمد القطان کی اس موضوع پر تصنیف ہے۔ سعید بن عبد القادر باشنفر نے معجزات کے ایک خاص پہلو پر "الآیات البینات فیما اعضاء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من معجزات کے نام سے کتاب تحریر کی۔ واقعہ معراج کے عظیم الشان نشانی ہونے کی بنا پر علماء نے اسی ایک "آیت" پر اس نام سے اپنی تالیفات مرتب کیں۔

معجزات پر مستقل تصانیف کے لیے عموما دوسرا کم استعمال ہونے والا لفظ "اعلام" ہے۔ البتہ اس نام کی کتب آیات النبی کے نام کی کتابوں سے زیادہ ہیں۔ اس نام سے معروف کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔ اعلام النبوہ، داود بن علی الاصفہانی۔

۲۔ اعلام النبوہ ابو داود السجستانی سلیمان بن اشعث۔

۳۔ اعلام الرسول المنزلۃ علی رسلہ فی التوراۃ والانجیل والزبور القرآن وغیر ذلک۔

۴۔ اعلام النبوہ، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی۔

۵۔ اعلام النبوہ، المامون العباسی۔

۶۔ اعلام النبوہ، احمد بن فارس اللغوی۔

۷۔ اعلام النبوہ فی دلالات الرسالہ، ابو المطرف عبد الرحمن بن محمد فطیس القرطبی۔

۸۔ اعلام النبوہ، ابو الحسن علی بن محمد الماوردی۔

۹۔ اعلام النبوہ، عبد اللہ بن عبد العزیز البکری الاندلسی۔

معجزات کی کتب کا ایک اور معروف عنوان "خصائص" ہے۔ کتب خصائص میں چونکہ آپ کے امتیازات جمع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور معجزات چونکہ انبیاء کرام کو عام انسانوں سے ممتاز کرتے ہیں اس لیے ان کے تذکرے کے علاوہ آپ کی وہ امتیازی خصوصیات ہیں جن میں کوئی بھی آپ کا شریک و سہیم نہیں۔ اس موضوع پر لکھی گئی معروف کتب کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ الابریز الخالص عن الفضہ فی ابراز خصائص المصطفی التیفی الروضہ، عبد الرحمن بن عمر البلقینی۔

۲۔ اتحاف اہل الاسلام والایمان ببیان المصطفی لایخلو اعنہ زمان، محمد بن علی بن علان المکی۔

۳۔ ارجوزۃ فی خصائص النبی، التاج السبکی۔

۴۔ انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، جلال الدین سیوطی۔

۵۔ الانوار بخصائص المختار، احمد بن حجر عسقلانی۔
۶۔ خصائص سید العالمین، یوسف بن محمد بن مسعود العبادی الدمشقی۔
۷۔ الخصائص الکبری للنبی صلی اللہ علیہ وسلم، محمد بن ابراہیم الرحمانی۔
۸۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حافظ مغلطائی بن قلیج۔
۹۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، یوسف بن موسیٰ المعروف بابن المسدی الاندلسی۔
۱۰۔ الدر الثمین فی خصائص النبی الامین، ابن جوزی، عبد الرحمن بن علی۔
۱۱۔ ذکر ما اعطی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دون الانبیائ، ضیاء المقدسی۔
۱۲۔ غایۃ السول فی خصائص الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، سراج الدین عمر بن علی بن الملقن۔
۱۳۔ نہایۃ السول فی خصائص الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، عمر بن الحسن بن دحیہ الکلبی۔

معجزات پر لکھی گئی کتب کا معروف ترین عنوان "دلائل النبوۃ" ہے۔ چونکہ ان کتب میں ایسا مواد اکٹھا کیا جاتا ہے جو مقامات نبوت کا کشاف ہوتا ہے اور نبوت کے قصر رفیع تک رسائی کے لیے مرشد کا کام دیتا ہے۔ اس لیے ان کتب کو کتب دلائل کہتے ہیں۔ (معروف سیرت نگار) ڈاکٹر محمد اکرم ضیاء العمری ان کتب کے تسمیہ کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اَمّا کتَب الدَّلَائلُ فَهِی تَتَناوَل المُعجَزَات وَالدَّلَائلُ الّتِی تَبیّن صدق النَّبیّ" (۱۶)۔

"کتب دلائل ان معجزات اور دلائل پر مشتمل ہوتی ہیں جو نبوت محمدی کی حقانیت کو آشکارا کرتے ہیں"۔

ذیل میں ہم خصائص النبوۃ اور معجزات پر نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ علیہ (۱۹ جمادی الاول ۱۲۴۸ھ / ۱۴ اکتوبر ۱۸۳۲ء) کے منہج و اسلوب کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ نواب صاحب برصغیر کے نامور عالم دین تھے۔ نواب صدیق حسن خانؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ کے معاصرین نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

شیخ عبد الرزاق بیطار لکھتے ہیں:

"کَانَ مليا بِالعُلُومِ مُتضلعًا مِنہا بِالمَنطُوق وَالمَفہُوم، مُجتَہِدًا فِی اشَاعَتِہَا، مُجَددا لاذاعتِہَا مَعَ کَونِہ یرٰی ذَاتہ الشَرِیفۃ کآحَاد المُسلِمِین ،وَیتَواضع مَعَ کل وَاحَدٍ مِن النَّاس لِلّٰہ رَبّ العٰلَمِینَ وَیَتحاشی کَمَالِہ عَن الدُّنیَا وَزَخار فہَا، یتجَا فیٰ بِقَلبہ عَن مرَاقیہَا وَمعَاطفَہا، وَاحیَا السّنَّۃ المَیتتۃ فِی ذٰلکَ المکان بِالادلَّۃ البَیضَاءِمِن السُّنۃ وَالفُرقَان فَہُو سَید عَلمَاءالہند فِی زَمَانہ، وَابن سَیّدہُم الّذِی

برعَ فَضلاً فِی عَصره وَاوانه فَخضِعت لَه النواصِی وَشہد بِکَماله الدَانی وَالقَاضی" (۱۷)۔

"آپ علوم کے بحر بے کراں تھے۔ حق آپ کی زبان پر جاری ہوتا تھا، مجتہد اور مجدد تھے اپنے زمانے کے تمام مسلمانوں میں بلند مقام رکھتے تھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق رکھنے والے تھے، دنیا کے کانٹوں میں الجھنے والے نہ تھے، نبی کریم کی سنتوں کا احیاء کرنے والے تھے، اپنے زمانے کے علماء ہند تھے آپ کی سیادت و قیادت مسلمہ تھی۔"

مولانا عبد الحئ ان الفاظ میں تعریف کرتے ہیں:

"عَلَّامَة الزَّمَان، وَترجَمَان الحَدِیث وَالقُرآن، مُحی العُلُوم العَربِیّة، وبدر الاقطَار الہندِیّة، السَیّد الشَریف صَدِیق حَسن بن اَولَاد حَسن بن اولَاد عَلی الحُسینی البُخَاری القُنُوجِی صَاحب المَصنّفَات الشَہِیرة وَالمُولّفَات الکَثِیرَة۔وَکَانَ مَع اشتغَاله بہِمَات الدَّولَة،کَثِیر الاشتِغَال بمَطَالعَة الکتُب وَکتَابة الصحف" (۱۸)۔

"زمانہ کے علامہ، قرآن و حدیث کے ترجمان علوم عربیہ کے مددگار، ہندوستان کا چاند جناب سید صدیق حسن بن اولاد علی حسینی بخاری بہت سی کتب کے مصنف و مولف جو اپنی ساری زندگی مطالعہ کتب اور کتب نویسی میں مشغول رہے۔"

قرآن و حدیث، عقیدہ، فقہ واصول فقہ، ادب، سیرت و تاریخ وغیرہ غرض یہ کہ تمام موضوعات پر قلم اٹھایا اور حق ادا کر دیا، علوم عقلیہ و نقلیہ میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ بہت جلد ہندوستان کے علمی افق پر چھاگئے، اور آپ کی شہرت چار دانگ عالم پھیل گئی۔

آپ نے ادب اور دین سے متعلق ہر فن پر نہایت اہم کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں۔ ان میں سے بعض کتب خاصی ضخیم اور علمی اعتبار سے بھی بلند پایہ ہیں۔ اور مصدر وماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں (۱۹)۔

آپ کی ۲۲۲ تالیفات و تراجم ہیں جن میں سے عربی ۷۴، فارسی ۴۵ اور اردو میں ۱۰۳ ہیں۔ ان میں سے ابھی تک ۲۵ غیر مطبوع ہیں (۲۰)۔

بقول نواب صاحب "اختلافات کے باوجود میری تمام تصنیفات اطراف واکناف عالم خصوصاً بلاد حجاز و عرب و مغرب وغیرہ میں میری زندگی میں ہی شرف قبولیت سے نوازی گئی ہیں۔ ہندوستان کے بعض لوگوں کے سواء کسی نے ان کی تردید میں کچھ نہیں لکھا (۲۱)۔

آپ کی زندگی میں ہی آپ کی کتب کا مصر، اسکندریہ، بیروت، جدہ، قسطنطنیہ، عدن، بصرہ، بغداد، تیونس، بمبئی، لاہور، دہلی، کانپور، بھوپال وغیرہ سے مختلف اصحاب سے (جن کے نام اخبار الجوائب مطبوعہ باب

عالی ۲۳صفر ۱۲۷۹ھ کے آخری صفحہ پر اور 'مآثر صدیقی' حصہ چہارم، ص ۸۷۔۱۷۷پر موجود ہیں۔) دستیاب ہونا بھی ان کی مقبولیت کی دلیل ہیں۔

خصائص نبویہ اور معجزات پر براہ راست تو آپ نے کوئی کتاب تالیف نہیں کی مگر آپ کی دیگر تصانیف مثلا تفاسیر القرآن، شروح کتب احادیث اور اپنی کتاب "بلوغ العلی بمعرفۃ الحلی" میں یہ کتاب اردوزبان میں ۳۰صفحات پر مشتمل ہے۔اس رسالہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عشرہ مبشرہ، حسین رضی اللہ عنہ، فاطمۃ رضی اللہ عنہا اور چند مشہور انبیاء کرام علیہ السلام کاحلیہ اور سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اور "الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ" یہ کتاب اردوزبان میں ۱۲۶صفحات پر مشتمل ہے، پہلی مرتبہ ۱۳۰۵ھ میں مطبع شاہ جہانی بھوپال سے شائع ہوئی۔یہ کتاب امام سید شبلنجی کی کتاب "نورہ الابصار" کے سیرۃ نبویہ کی تلخیص وترجمہ ہے، اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش، شجرہ طیبہ، امہات المومنین، غزوات وسراپا کاذکر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن پر اچھی خاصی روشنی ڈالی گئی ہے۔ خصوصا انہی کتب کی روشنی میں خصائص نبویہ اور معجزات کے موضوع پر تتبع اور استقصاء کے بعد ان کے منہج اور اسلوب کوواضح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

نواب صدیق حسن خاںؒ رقم طراز ہیں: سب سے پہلے آپ ﷺ سے ہی میثاق لیا گیا اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی الست بربکم کے جواب میں بلیٰ کہا۔ اور آپ ﷺ کی رسالت ونبوت کاوعدہ تمام انبیاء کرام سے لیا۔ جس کاذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں فرمایاہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَاقَ ٱلنَّبِيِّيْنَ لَمَآ آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ إِصْرِى قَالُوٓاْ أَقْرَرْنَا قَالَ فَٱشْهَدُواْ وَأَنَاْ مَعَكُمْ مِّنَ ٱلشَّاهِدِينَ﴾ (۲۲)

"اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اُس پر ایمان لاناہو گا اور ضرور اُس کی مدد کرنی ہو گی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اُس اقرار پر میرا ذمہ لیا(یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا(ہاں) ہم نے اقرار کیا(اللہ نے) فرمایا کہ تم (اس عہد وپیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

اذان میں آپ کے اسم مبارک کا ذکر ہوتا ہے۔ کتب سابقہ میں آپ کی بشارت دی گئی ہے۔ آپ کی توصیف بیان کی گئی ہے۔ آپ کے اصحاب کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ ہے اور آپ کی امت کا ذکر خیر ہے۔

ابتدائے وحی کے وقت جبرئیل نے آپ کو تین بار اپنے ساتھ ضم کیا۔ آپ کی بعثت کے بعد کہانت کا خاتمہ ہو گیا اور آسمان کی حفاظت و حراست کی گئی۔ آپ کو معراج کا شرف حاصل ہوا۔ ساتوں آسمان آپ کے لیے کھول دیئے گئے۔ آپ کی اس مقام تک رسائی ہوئی جہاں کسی پیغمبر یا مقرب فرشتے کی رسائی نہ ہو سکی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قاب و قوسین تک قرب ہوا۔ تمام انبیاء کو حیات کر کے آپ کے ساتھ نماز کی ادائیگی کا شرف عطا کیا گیا۔ آپ کو جنت و جہنم کے بارے میں اطلاع دی گئی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ فرشتے آپ کی ہمراہی میں شامل قتال ہوئے۔ اُمی ہونے کے باوجود آپ کو کتاب عطا ہوئی۔(۲۳)۔

نواب صاحبؒ رقمطراز ہیں:

رسول اللہ ﷺ پر نزول کی وجہ سے قرآن مجید کو معجزہ کا مقام ملا اور مرور زمانہ کے باوجود تحریف و تبدّل سے محفوظ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی صداقت کے اثبات کے لیے سب سے قوی برہان اور معجزہ کے طور پر اسے نازل فرمایاہے اور بطور دلیل یہ آیت پیش کی ہے:

﴿قُل لَّئِنِ ٱجْتَمَعَتِ ٱلإِنْسُ وَٱلْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُواْ بِمِثْلِ هَٰذَا ٱلْقُرْآنِ لاَ يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً ﴾ (۴۲)

"کہہ دو کہ اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنالائیں تو اس جیسا نہ لا سکیں اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔"

یہ ایسی جامع کتاب ہے کہ متقدم کتب کی معلومات و خصائص کی بھی حامل نیز اضافی معلومات و حقائق اور خصائص سے بھی مزین ہے۔ ہر چیز سے مستغنی کرنے والی ہے۔ دیگر کتب کے مقابلے میں اسے حفظ کرنا بہت آسان ہے۔ دیگر تمام انبیاء کے معجزات مرور ایام کے ساتھ ختم ہو گئے لیکن یہ کتاب آپ کا ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک قائم و دائم رہے گا۔(۲۵)

نواب صاحب نے ایسے معجزات کا ذکر بھی کیا ہے جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے خصائص میں سے ہے ں، مثلا آپ اور آپ کی امت کے لے ے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیاہے اور پوری زمین کو امت محمدیہ کے لے ے مسجد قرار دیا گیاہے جبکہ ما قبل امتیں اپنے کنائس و معابد اور ربیع میں نماز ادا کرتی تھیں۔

کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا، نمازیوں کی صفوں کو مثل صفوف ملائکہ ہونا، باجماعت نماز، التحیات و تسلیم، نماز جمعہ اور قبولیت دعا کی گھڑی، عید الاضحی، ماہ رمضان، شیطاطین کا اس مہینے میں مقید رہنا، جنت کا مزین ہونا دہن صائم کی بو کی ریح مشک سے اطیب قرار دینا۔ افطاری تک ملائکہ کا مومنین کے لیے استغفار کرنا، آخر مضان صائمین کی مغفرت ہونا، سحری کرنا، تعجیل فطر اور اذان فکر تک اکل و شرب اور جماع کا جائز ہونا، امت محمدیہ کو نفس کے وسوسے اور بھول چوک معاف ہے، امت محمدیہ کی عام تباہی سے حفاظت، امت محمدیہ کی عام تباہی سے حفاظت، امت محمدیہ گمراہی پر متفق نہ ہوگی، قیامت تک ہر دور میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا، امت محمدیہ زمین پر اللہ کی گواہ ہے، امت محمدیہ کی صفیں فرشتوں جیسی ہیں، قیامت کے دن امت محمدیہ کی امتیازی علامت، گواہی دینے والی بہترین امت، سب سے پہلے پل صراط پار کرنے والی امت، جنت میں امت محمدیہ کی کثرت، امت محمدیہ کا سب سے پہلے حساب کتاب، امت محمدیہ پر تخفیف، امت محمدیہ کے لیے ندامت 'توبہ' ہے، نزول قرآن اور بعثت نبوی کا اصل مقصود فقط امت محمدیہ کا خاصہ ہے۔(۲۶)

نواب صاحبؒ نے سورہ الاسراء کی آیت نمبر ۷۹ کے ضمن میں ایسے خصائص کا ذکر بھی کیا ہے جن کا تعلق روز آخرت کے ساتھ ہے مثلاً مقام محمود اور شفاعت کبری کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "اکثر اہل علم کے نزدیک اس سے مراد وہ مقام ہے جو رسول کریم ﷺ کی قیامت کے دن سب لوگوں کی شفاعت کے لیے نصیب ہو گا۔ مقصد یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر تخفیف کرے اور حشر کی شدت کم کر دے۔ نواب صاحب کے نزدیک مقام محمود اور شفاعت کبری ایک ہی ہے جو قیامت کے دن انبیاء کرام میں سے صرف رسول کریم ﷺ کو نصیب ہو گا۔" (۲۷)

اور مزید لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور اس کے لیے انہوں نے درج ذیل حدیث پیش کی ہے:

> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب انبیاء سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔" (۲۸)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب خصائص النبوہ کے بیان کے لیے صحیح احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

سورہ الکوثر کی تفسیر میں نواب صاحبؒ لکھتے ہیں کہ

اللہ تعالی کا یہ فرمان:

﴿إِنَّآ أَعۡطَيۡنَاكَ ٱلۡكَوۡثَرَ﴾ (۲۹)

"بلاشبہ ہم نے تجھے کوثر عطا کی۔"

جب یہ سورت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے، جس پر خیر کثیر ہے۔ آپ کی ساری امت اس نہر پر پانی پینے جائے گی۔ اس کے برتن آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہوں گے۔" (۳۰)

مزید ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ایسے خصائص النبوۃ کا بھی ذکر کیا ہے جو صرف آپ ﷺ کی امت کے ساتھ خاص ہیں جس طرح کہ وَلۡتَكُن مِّنكُمۡ أُمَّةٌ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلۡخَيۡرِ کی تفسیر میں حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے۔ یہ امتیاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔"(۳۱)

مستقبل میں پیش آنے والی پیشین گوئیوں کو بھی خصائص النبوۃ میں شمار کرتے ہیں۔ سورہ الروم کی آیت:

﴿الٓمٓ غُلِبَتِ ٱلرُّومُ فِيٓ أَدۡنَى ٱلۡأَرۡضِ وَهُم مِّنۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَيَغۡلِبُونَ فِي بِضۡعِ سِنِينَ لِلَّهِ ٱلۡأَمۡرُ مِن قَبۡلُ وَمِنۢ بَعۡدُ وَيَوۡمَئِذٖ يَفۡرَحُ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ﴾ (۳۲)

کی تفسیر میں امام بخاری نے عدی بن حاتمؓ سے روایت کی ہے: ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جس نے بھوک کی شکایت کی، ایک دوسرا آدمی آیا جس نے رہزنی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا اے عدی: کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا دیکھا تو نہیں ہے، اسکے بارے میں سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ سے سفر کر کے آئے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گی، اور اگر تمہاری زندگی تمہاری زندگی نے وفا کی تو کسریٰ کے خزانوں پر غالب آ جاؤ گے۔ میں نے کہا کسری بن ہرمز کے خزانے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، کسریٰ بن ہرمز کے خزانے اور اے عدی! اگر تمہیں لمبی عمر ملی تو دیکھو گے کہ آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی بطور صدقہ نکالے گا اور کسی کو دینے کے لیے ڈھونڈتا پھرے گا لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا۔

عدیؓ کہتے ہیں میں نے عورت کو حیرہ سے سفر کر کے کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی تھی۔ اور ان میں ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے کسریٰ کے خزانوں پر قبضہ کیا۔ اگر اللہ نے تم لوگوں کو لمبی

عمر دی تو تیسری چیز کو بھی دیکھ لوگے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ یعنی ایک مسلمان مٹھی بھر سونا یا چاندی بطور صدقہ نکالے گا، اور اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جسے وہ صدقہ دے (۳۳)۔

نواب صدیق حسن خانؒ رقمطراز ہیں: یہ جو آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی صدقہ لے کر نکلے گا، لیکن اسے دینے کے لیے کوئی نہیں ملے گا۔ یہ بات حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے زمانہ میں ظاہر ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کی بات سچ ثابت ہوئی۔ آپ نے اس کو حجیت حدیث کی دلیل بھی قرار دیا ہے (۳۴)۔

خلاصہ بحث:

علم سیرت انتہائی فضیلت والا علم ہے ہر زمانہ میں اس علم پر نئے نئے انداز سے کام کرنے والوں کی کثرت رہی ہے انیسویں صدی عیسوی میں ایسے ہی ایک عالم نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ علیہ تھے جنہوں نے اس موضوع پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ بیان سیرت میں نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ نے جامعیت اور اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے منفرد انداز اختیار کیا ہے۔ مثلا شمائل نبوی کے بیان میں "بلوغ الحلی بمعرفۃ العلی" رسالہ کو درجہ مصدریت حاصل ہے اور وہ اس موضوع پر کامل کتاب ہے۔ اسی طرح دیگر موضوعات اسماء والقاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، واقعہ ہجرت، غزوات و سراپا نگاری، فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، خصائص النبوۃ و دلائل النبوۃ اور معجزات مکمل سیرت کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ خصوصا خصائص النبوۃ اور معجزات کے بیان اسلوب میں نواب صاحب نے انوکھا منہج واسلوب اختیار کرتے ہوئے نقلی و عقلی دلائل کے ساتھ اس کو ثابت کیا ہے۔ مقالہ ھذا میں ان کے اسی منہج واسلوب کو واضح کیا گیا ہے۔ مثلا (الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ) میں تفصیل سے اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے، لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص آٹھ انواع میں مشتمل ہیں۔

اولاً! جو دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ خاص ہیں، مثلا آپ کا خاصہ ہے کہ عالم ارواح میں تمام انبیاء ورسل سے آپ کی نبوت و رسالت کا عہد لیا گیا اور سب سے پہلے آپ سے ہی میثاق لیا گیا اور سب سے پہلے آپ نے ہی الست بربکم کے جواب میں بلی کہا۔ نواب صاحب کے منہج واسلوب سے واضح ہوتا ہے کہ آپؒ قرآن واحادیث، اجماع صحابہ اور سلف وصالحین کے منہج کو اختیار کرتے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، مقالات، ادارہ مجددیہ کراچی، س ن: ۱۷-۴۱۔

۲۔ نواب صدیق حسن خان، ترجمان القرآن بلطائف البیان، مکتبہ اصحاب الحدیث، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۳ء، ۵۵۔

۳۔ ایضاً

۴۔ محمد سلیمان منصور پوری، قاضی، رحمۃ للعالمین، شیخ غلام اینڈ سنز، لاہور، س ن: ۲۴۱۳، ۳۴۱۔

۵۔ اسماعیل حقی، علامہ، تفسیر روح البیان، مکتبہ الاسلامیہ، کوئٹہ، ۱۹۸۵ء: ۳۳۳۲۔

۶۔ کیلانی، عبد الرحمن، مترادفات القرآن، مکتبہ السلام، لاہور، ۲۰۰۰ئ: ۸۴۷۔۸۴۹۔

۷۔ ابن حجر، فتح الباری، کتاب المناقب، دار النشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ: ۶۰۸۵۔

۸۔ مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، دار السلام والنشر والتوزیع ریاض، السعودیہ، ۲۰۰۰ئ: ۲۵۸۔

۹۔ عبد الباقی، محمد فواد، اللولو والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان، کتاب الفضائل، جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی، کویت، ۱۹۹۹ئ: ۲۸۷۲۔

۱۰۔ ہیثمی، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۰۲ھ: ۹۷۔

۱۱۔ البنا، احمد عبد الرحمن، الفتح الربانی، دار الشہاب قاہرہ، س ن: ۹۳۲۲۔

۱۲۔ احمد یار خان، مفتی، مراۃ المناجیح، گجرات، س ن: ۱۱۴، ۱۱۳۸۔

۱۳۔ بغوی، حسین بن مسعود، الانوار فی شمائل النبی المختار، دار المکتبی، دمشق ۱۹۹۵ئ: ۱۷۔

۱۴۔ محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن، المسند الجامع، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ المکرمۃ ۱۹۹۹ئ: ۱۳۰۲۔

۱۵۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد، مصنف، الفاروق الحدیثۃ للطباعہ والنشر، ۱۴۲۸ھ، ۱۱۴۳۰۔

۱۶۔ ضیاء العمری، اکرم، السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، مکتبہ العبیکان، الریاض، ۱۴۱۵ھ، ۱۱۵۔

۱۷۔ عبد الرزاق، حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، تحقیق محمد بہیت البیطار، المجمع العلمی دمشق، ۱۳۸۲ھ: ۲۵۴۷۔

۱۸۔ لکھنوی، عبد الحئی، علامہ، نزہۃ الخواطر، مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس، علی گڑھ، س۔ن، ۱۸۷۸۔

۱۹۔ رضیہ حامد، ڈاکٹر، نواب صدیق حسن خان، بدھوارہ بھوپال ہندوستان، ۱۹۳۸ء، ۱۳۲۔

۲۰۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، استنبول، ترکی: ۵۵۱۰۔

۲۱۔ صدیق حسن خان، نواب، ابقاء المنن بالقاء المحن، دار الدعوۃ السلفیہ، لاہور، ۱۹۶۸ء، ۵۹۔

۲۲۔ اٰل عمران: ۱۸

۲۳۔ صدیق حسن خان، نواب، الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ، فاران اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۲ئ، ۳۶۔نوٹ: مزید مطالعہ کے لیے نواب صاحب کی درج ذیل کتب کی طرف مراجعت ضروری ہے: روض الخضیب، نیل المرام، ترجمان القرآن، فتح البیان فی مقاصد القرآن کی متعلقہ آیات۔

۲۴۔ الاسرائ:۸۸

۲۵۔ الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ:۷۶۔

۲۶۔ نوٹ:نواب صاحب نے جن معجزات کا ذکر کیا ہے اس کی تخریج درج ذیل ہے۔
سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی غسل النبی ﷺ حدیث: ۱۴۶۱؛ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الامان والنذور، باب اذا حنث ناسیا فی الایمان، حدیث ۴۶۶۶؛ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ھلاک ھذہ الامۃ بعضہم ببعض، حدیث ۹۸۸۲؛ صحیح بخاری، کتاب المناقب، حدیث ۱۴۶۲؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب موضع الصلوۃ، حدیث ۲۲۵؛ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، حدیث ۷۸۴۴؛ سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب صفۃ امۃ محمد ﷺ، حدیث ۴۸۲۴؛ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الحشر، حدیث ۸۲۵۶؛ صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، باب فرض الجمعہ، حدیث ۸۷۶؛ مسند احمد، ۵۳۹۳۔

۲۷۔ صدیق حسن خان، نواب، فتح البیان فی مقاصد القرآن، مطبعۃ الکبری المیریہ، بولاق مصر، طبع اول، ۱۳۰۱ھ، ۳۳۰۔

۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنۃ حدیث ۶۹۱۔

۲۹۔ الکوثر:۱۔

۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارہ، باب استحباب اطالۃ الغرہ، حدیث ۲۴۷۔

۳۱۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن، ۰۳۲؛ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخلون الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب، حدیث ۱۴۵۶۔

۳۲۔ الروم:۴-۱

۳۳۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث ۵۹۵۳

۳۴۔ نواب صدیق حسن خان، فتح البیان فی مقاصد القرآن، ۴۲۱